احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

بدھ 14 جنوری 2004ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 14 جنوری 2004ء 21 ذیقعد 1424 ہجری-14 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 12

میت کے لئے دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اس کے لئے اچھی دعا کرو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو اس پر ملائکہ آمین کہتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عندالمریض و المیت حدیث نمبر 1527)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔ میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیراللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کیلئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے اور خدائے تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے کیونکہ اس سے محبت الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

دوسرا ذریعہ گناہ سے بچنے کا احساس موت ہے۔ اگر انسان موت کو اپنے سامنے رکھے تو وہ ان بدکاریوں اور کوتاہ اندیشیوں سے باز آجائے اور خدا تعالیٰ پر اسے ایک نیا ایمان حاصل ہو اور اپنے سابقہ گناہوں پر توبہ اور نادم ہونے کا موقعہ ملے۔ انسان عاجز کی ہستی کیا ہے؟ صرف ایک دم پر انحصار ہے۔ پھر کیوں وہ آخرت کا فکر نہیں کرتا اور موت سے نہیں ڈرتا اور نفسانی اور حیوانی جذبات کا مطیع اور غلام ہو کر عمر ضائع کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 34)

مخلص خادم سلسلہ اور صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

جیسا کہ احباب کو یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ مخلص خادم سلسلہ اور صدر، صدر انجمن احمدیہ محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ابن محترم خان صاحب فرزند علی خان صاحب مورخہ 12 جنوری 2004ء صبح سوا نو بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 95 سال وفات پا گئے۔ آپ کو کچھ عرصہ سے بخار اور چیسٹ انفیکشن کی تکلیف تھی۔ مکمل چیک اپ کے لئے فضل عمر ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ وفات سے کچھ دیر پہلے تک باتیں کرتے رہے تاہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

آپ کی نماز جنازہ اسی دن مورخہ 12 جنوری کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ ربوہ اور گردونواح کے شہروں سے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے جنازے میں شرکت کی۔ تدفین کے لئے جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا اور قطعہ خاص میں آپ کی میت کو لحد میں اتارا گیا۔ تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے دعا کرائی۔

مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب نے نہایت منکسر المزاجی، اخلاص، لگن اور محنت سے 68 سال

باقی صفحہ 8 پر

سو سال قبل 1904ء

مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود گورداسپور گئے ہوئے تھے۔ 14 جنوری 1904ء کو حضور عدالت میں تشریف نہ لے جا سکے۔ اور ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ پر آپ کو عدالت میں ایک ماہ حاضر نہ ہونے کی اجازت مل گئی۔ آپ اسی دن شام کو بذریعہ ریل بٹالہ تشریف لائے اور وہیں قیام فرمایا۔

امریکہ سے ماہر ڈاکٹر کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف U.S.A کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں امریکہ سے وقف عارضی پر آنے والے ڈاکٹروں کی خدمات سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے تحت مکرم ڈاکٹر افضال الرحمٰن صاحب (کنسلٹنٹ کارڈیالوجسٹ) ماہر امراض دل جو کہ ایکو کارڈیوگرافی میں پی ایچ ڈی بھی ہیں۔ مورخہ 9 فروری 2004ء سے دو ہفتوں کیلئے فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروا لیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ بغیر ریفر کروائے ان کو دکھانا ممکن نہ ہوگا مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مرکز میں قربانی کرنے والے احباب کیلئے اطلاع

بیرون ربوہ کے ایسے احباب جو مرکز سلسلہ میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کروانے کے خواہشمند ہیں کی خدمت میں درخواست ہے کہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق اپنی رقوم جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔ تا انتظام کیا جا سکے۔

قربانی بکرا	چار ہزار روپے
قربانی حصہ گائے	دو ہزار روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

جماعت احمدیہ گیانا کا 23واں جلسہ سالانہ

(احسان اللہ مانگٹ صاحب مربی سلسلہ۔ گیانا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گیانا نے مورخہ 19راکتوبر 2003ء کو اپنے 23ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا۔ ایک ماہ قبل جلسہ کی تیاری شروع کی گئی۔ جلسہ میں شرکت کے لئے دعوت نامے چھپوا کر کثرت سے تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح گیانا کے صدر مملکت، وزیراعظم مختلف ممالک کے سفارت خانوں اور دیگر اعلیٰ عہدیداروں کو دعوت نامے بھیجے گئے۔

جلسہ میں حاضری کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف جماعتوں کے دورہ جات کے علاوہ نئے مقامات پر بھی رابطہ کیا گیا۔ ہومیوپیتھک فری میڈیکل کیمپس اس معاملہ میں بہت مددگار رہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں Sophia Princess اور St.Corivetone Ogle کے مقامات پر فری میڈیکل کیمپس کا اہتمام کیا گیا اور غیر از جماعت کو طبی امداد کے ساتھ ہی جلسہ میں شرکت کی دعوت بھی دی گئی۔ ان دوروں میں مکرم مشنری انچارج صاحب کے ہمراہ خاکسار احسان اللہ مانگٹ مربی سلسلہ جارج ٹاؤن گیانا اور دو مخلص نومبائعین احمدی دوست مکرم اسماعیل محمد صاحب اور اسماعیل منور صاحب بھی شامل رہے۔

مالی قربانی کی شاندار مثالیں

امسال افسر جلسہ سالانہ مکرم مرتضیٰ خان صاحب کی کوششوں سے احباب جماعت نے جلسہ سالانہ کے لئے شاندار مالی قربانی کے نمونے پیش کئے۔ جارج ٹاؤن کے صدر جماعت مکرم ڈاکٹر عمر آ ئزک صاحب نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو آمد و رفت کی سہولت مہیا کرنے کی پیشکش کی۔ چنانچہ انہوں نے 45 ہزار گیانیز ڈالرز کی ایک کثیر رقم پیش کی۔ جبکہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گیانا نے 30ہزار ڈالرز پیش کئے۔

ہمارے ہفتہ وار ریڈیو پروگرام اور کیبونٹی کال پروگرام میں جلسہ کے انعقاد کے بار بار اعلانات ہوتے رہے۔ اسی طرح تین ٹیلی ویژن چینلز پر بھی جلسہ کے انعقاد کے اعلان کے ساتھ دعوت عام دی گئی۔ اسی طرح (۔) یوتھ لیگ آف گیانا نے اپنے نصف گھنٹہ کے ٹیلی ویژن پروگرام میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور شرکت کی دعوت دی۔

امسال بھی جلسہ سالانہ کا انعقاد گیانا کے دارالحکومت جارج ٹاؤن کے سٹی ہال میں کیا گیا۔ جلسہ کے لئے سٹی ہال کی صفائی اور تزئین کے علاوہ مہمانوں کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا اور جلسہ گاہ کو بینرز سے آراستہ کیا گیا۔

جلسہ کا آغاز

جلسہ سالانہ کا آغاز صبح گیارہ بجے تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ بعدہ مکرم الحسن بشیر آ نن صاحب مشنری انچارج نے افتتاحی تقریر کی دیگر تقاریر حسب ذیل تھیں:

حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ۔ (مولانا عبدالرحمٰن خان صاحب ریجنل مشنری بربیس گیانا)۔ حضرت مسیح موعود کا ظہور۔ (مکرم آفتاب الدین ناصر صاحب جنرل سیکرٹری گیانا) دین میں خلافت کی اہمیت۔ (مکرم اسماعیل محمد صاحب نومبائع جارج ٹاؤن گیانا) جلسہ میں شرکاء کی ایک بڑی تعداد نومبائعین کی تھی۔ انہوں نے مختلف عہدوں پر جلسہ میں ڈیوٹیاں بھی سرانجام دیں اور جلسہ کو کامیاب بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

جارج ٹاؤن سے باہر کی جماعتوں میں بربیس، Kaneville Nismes کی جماعتوں سے وفود نے شرکت کی جبکہ Princess St,Buxton اور Sophia,Linden ویسٹ کوسٹ سے غیر از جماعت احباب کے وفود نے جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کے دوران اور دوران سال نمایاں خدمات بجا لانے والے احباب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دستخطوں والی تصاویر پیش کی گئیں جبکہ غیر مذاہب کے خاص مہمانوں کو کتاب دیباچہ تفسیر القرآن پیش کی گئی۔

نمائش کتب و تصاویر

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم اور دوسری کتب کی نمائش کی گئی۔ اس نمائش میں عیسائی دوستوں نے خاص طور پر Jesus in India، Christianity, A Journey from Facts to Fiction اور Wisdom of the Holy Prophet کو بہت پسند کیا اور بعض نے یہ کتب خریدنے کا بھی اظہار کیا۔ چنانچہ جلسہ کے بعد انہوں نے مشن ہاؤس آ کر یہ کتب خریدیں۔ امسال جلسہ سالانہ گیانا میں 502 افراد نے شرکت کی۔ جلسہ سے قبل 10 افراد جبکہ جلسہ کے بعد سات افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دائمی نیک اثرات ظاہر فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2003ء)

گیانا کے متعلق اہم معلومات

سرکاری نام: معاون جمہوریہ گیانا (Co-Operative Republic of Guyana)

پرانا نام: برٹش گی آنا (Guiana)

وجہ تسمیہ: گیانا کے معنی ہیں "پانیوں کی سرزمین" "Land of Waters"

محل وقوع: جنوبی امریکہ

حدود اربعہ: اس کے شمال میں بحر اوقیانوس۔ مشرق میں سوری نام۔ جنوب میں برازیل۔ مغرب میں برازیل اور وینزویلا واقع ہیں۔

جغرافیائی صورت حال: گیانا جنوبی امریکہ کے شمال مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ اس کی شمال سے جنوب تک لمبائی 797 کلومیٹر اور مشرق سے مغرب تک چوڑائی 467 کلومیٹر ہے۔ ملک کو جغرافیائی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سیلابی چکنی مٹی والی پٹی جو کہ 8 سے 65 کلومیٹر چوڑی اور سطح سمندر سے کافی نیچی ہے۔ ساحل کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے۔ جنوب میں ملک کا 80فیصد علاقہ جنگلات پر مشتمل

اہم شہر: نیوایمسٹرڈم۔ لنڈن۔ پراراہ۔ ماہے کونی۔ مارا۔ بارٹیکا۔ اینار جینا۔ موراوہانا۔ لیتھم۔ پاریکا۔ مہدیہ

سرکاری زبان: انگریزی (ہندی۔ اردو۔ کریول)

مذاہب: عیسائی 45فیصد۔ ہندو۔ 35فیصد۔ مسلم 10فیصد

اہم نسلی گروپ: مشرقی انڈین 50فیصد۔ کالے حبشی 31فیصد۔ ملاٹو۔ کریول 10فیصد۔ دیسی امریکن 5فیصد۔ یورپی و چینی 4فیصد

یوم آزادی: 26مئی 1966ء

رکنیت اقوام متحدہ: 20ستمبر 1966ء

کرنسی یونٹ: گیانا ڈالر = 100 سینٹ (بنک آف گیانا 1965ء)

انتظامی تقسیم: 10 ریجن (علاقے)

موسم: گرم لیکن خوشگوار ہوتا ہے۔ سالانہ درجہ حرارت 80°F تک رہتا ہے۔ بارش کی سالانہ اوسط 90انچ ہے۔

اہم زرعی پیداوار: چاول۔ گنا۔ کافی۔ پام۔ پھل اور سبزیاں۔ کوکونٹ۔ مکئی۔ ترشاوہ پھل (مویشی)

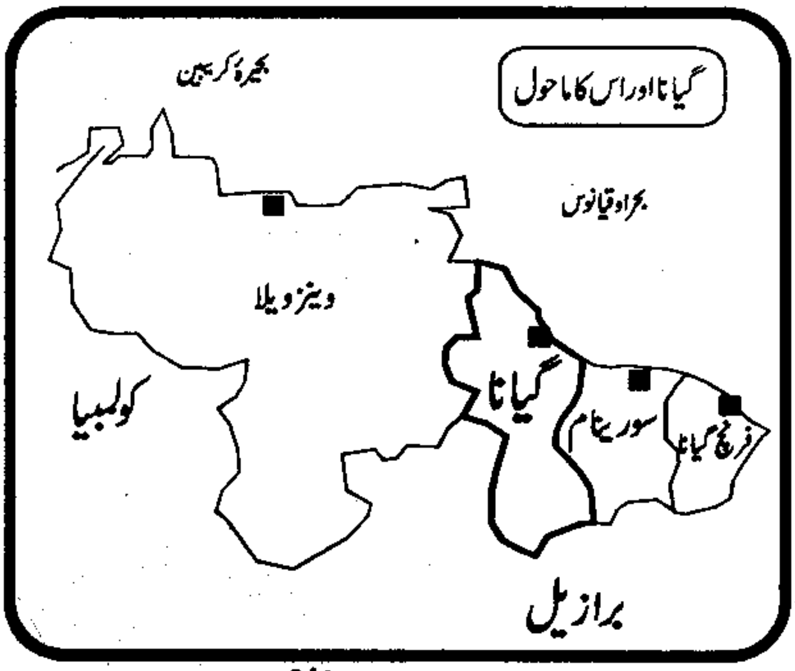

ہے۔ یہ جنگلات بلند سطح مرتفع پر واقع ہیں۔ دریائے پوٹارو پر کائیٹور آبشار 226 میٹر بلندی سے گرتی ہے۔ جنگلات کے پیچھے امریکی صحرا واقع ہے۔ ایسکیو۔ ڈیمی رارا۔ کوران ٹائن اور بربیک اہم دریا ہیں جو کہ جنوب سے شمال کی طرف بحر اوقیانوس میں گرتے ہیں۔

ساحل: 459 کلومیٹر

رقبہ: 214,969 مربع کلومیٹر

آبادی: 8لاکھ 25ہزار نفوس (1998ء)

دارالحکومت: جارج ٹاؤن GeorgeTown ($2\frac{1}{2}$ لاکھ)

بلند ترین مقام: ماؤنٹ رورائما Roraima (2810میٹر)

اہم صنعتیں: فوڈ پروسیسنگ۔ باکسائٹ پروسیسنگ۔ جوس۔ تعمیراتی سامان۔ کپڑا۔ صابن۔ سگریٹ۔ مشینری۔ ماہی گیری۔

اہم معدنیات: باکسائٹ۔ مینگانیز۔ سونا۔ ہیرے۔ پٹرولیم۔

مواصلات: قومی فضائی کمپنی "گیانا ایئرویز" بڑا ائیرپورٹ "چیدی جگن انٹرنیشنل ایئرپورٹ جارج ٹاؤن" 9ہزار کلومیٹر لمبی سڑکیں۔ 110 کلومیٹر لمبی ریلوے۔ جارج ٹاؤن۔ نیوایمسٹرڈم بڑی بندرگاہیں۔

☆ داعی الی اللہ بننے کے ساتھ ساتھ اپنے کردار میں بھی عظمت پیدا کریں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اس سال حضور نے سیالکوٹ، لاہور اور گورداسپور کے سفر کئے اور لیکچر ارشاد فرمائے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی ماموریت کا 23واں سال۔1904ء

مقدمہ سے اعجازی بریت اور بعض اعجازی نشانات

مرتبہ: حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

(قسط دوم)

لالہ آتمارام صاحب قہر الٰہی کی زد میں

لالہ آتما رام صاحب بھی اپنے پیش رو رائے چندولال کی طرح قہر الٰہی کی زد سے نہ بچ سکے۔ خدا کے مامور سے جو ظالمانہ اور انسانیت سوز سلوک انہوں نے روا رکھا اس کی پاداش میں دوران مقدمہ میں ہی خداتعالیٰ کی طرف سے یہ سزا ملی کہ ان کے دو لڑکے حضرت اقدس مسیح موعود کی پیش گوئی کے مطابق صرف بیس پچیس دن کے مختصر سے وقفہ میں مر گئے۔ اور ان کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی۔ حضور پر بذریعہ کشف ظاہر کیا گیا تھا کہ آتمارام صاحب اپنی اولاد کے ماتم میں مبتلا ہوں گے۔ اور آپ نے یہ کشف پہلے سے اپنی جماعت کو سنا بھی دیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا بیان ہے کہ (لالہ آتمارام)'' کا بیٹا دریا میں ڈوب کر مر گیا اور وہ اس غم میں نیم پاگل ہو گیا۔ اس واقعہ کا اتنا اثر تھا کہ وہ لدھیانہ کے سٹیشن پر مجھے ملا اور بڑے الحاح سے کہنے لگا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صبر کی توفیق دے۔ مجھ سے بڑی بڑی غلطیاں ہوئی ہیں اور میری حالت ایسی ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ میں کہیں پاگل نہ ہو جاؤں۔

سفر سیالکوٹ 1904ء

1904ء میں قیام لاہور کے دوران جماعت سیالکوٹ نے سیدنا حضرت مسیح موعود سے سیالکوٹ تشریف لے جانے کے لئے عرض کیا۔ حضور نے یہ درخواست منظور فرمالی اور جماعت کے دوستوں نے نہایت مستعدی اور کمال جوش کے ساتھ سیالکوٹ میں جا کر مکانات وغیرہ کا انتظام شروع کر دیا۔ مقدمات سے فرصت پا کر حضور قادیان تشریف لے گئے تو میاں محمد رشید صاحب جماعت سیالکوٹ کی طرف سے بطور نمائندہ سفر سیالکوٹ کی تاریخ کی تعیین کی غرض سے قادیان گئے۔ حضور کی طبیعت ان دنوں کچھ ناساز تھی اس لئے فرمایا کہ دو چار روز کے بعد جواب دوں گا۔ حضور کا منشاء استخارہ مسنونہ کا بھی تھا۔ آخر 27/اکتوبر 1904ء کی صبح تاریخ روانگی مقرر ہوئی۔

حضور نے روانگی کے لئے ایک ایسی گاڑی تجویز فرمائی جو رات کو سیالکوٹ پہنچتی تھی اُدھر جماعت سیالکوٹ کی یہ خواہش تھی اور اس کے اظہار کے لئے انہوں نے کارڈ کے علاوہ ایک اور خاص آدمی بھی بھیجا کہ حضور کا داخلہ شہر سیالکوٹ میں دن کے وقت ہو اس لئے حضور ایسی گاڑی میں آئیں جو دن کو داخل ہو۔ مقصود یہ تھا کہ رات کو کثرت انبوہ میں انتظامی مشکلات نہ ہوں۔ دوسرے حضور کی زیارت کے مشتاق کثرت کے ساتھ سیالکوٹ میں جمع ہونے والے تھے اور کل شہر اس بابرکت دن کا انتظار کر رہا تھا اس لئے دن کو یہ نظارہ دوسروں پر اثر انداز ہو سکتا تھا۔ کوئی دنیوی جاہ و حشم یا استقبال و نمائش کا بھوکا ہوتا یا گدی نشین ہوتا تو وہ اس رائے کو پسند کرتا مگر خدا کے اس برگزیدہ نے جو محض اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں ہی لذت و ذوق پاتا تھا اس صورت کے لئے تیار نہ ہوا اور حضور نے اپنے پروگرام میں کسی قسم کی ترمیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے اسی گاڑی سے سیالکوٹ جانے کا فیصلہ فرمایا جو رات کو وہاں پہنچتی تھی۔

27/اکتوبر 1904ء سیالکوٹ کے لئے روانگی

تاریخ طے پا چکی تو سفر کے انتظام کے متعلق مختلف احباب کو مختلف خدمات سپرد کی گئیں۔ چنانچہ مفتی محمد صادق صاحب گاڑی کے ریزرو کرانے اور سواری کا انتظام کرنے پر مامور ہوئے اور مرزا خدابخش صاحب مصنف ''عسل مصفّٰی'' منتظم اسباب۔

مقررہ پروگرام کے مطابق حضور 27/اکتوبر 1904ء کی صبح کو 4 بجے کے قریب دارالامان سے سیالکوٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ اس وقت کا نظارہ ایک نہایت ایمان افروز اور قابل دید نظارہ تھا۔ قادیان کے قریباً تمام احمدی حاضر تھے۔ کچھ تو حضور کی مشایعت کے لئے اور کچھ حضور کے ہمراہ جانے کے لئے۔ مدرسہ کے بہت سے طلبہ اور استاد اور بہت سے دیگر دوست بٹالہ تک حضور کے ہمراہ چلنے پر آمادہ تھے۔ بہرحال 4 بجے کے قریب حضور اپنے خدام کے حلقہ میں دارالامان سے روانہ ہوئے۔ ایک درجن سے زیادہ یکے ساتھ تھے اس سفر میں حضور کے ہمراہ حضرت اماں جان اور آپ کے خاندان کے دوسرے افراد بھی تھے اس لئے رتھ کے علاوہ پالکی بھی ساتھ تھی۔ حضرت اقدس نے نصف راستہ پالکی میں طے کر لینے کے بعد پاپیادہ سفر اختیار فرمایا اور خدام کے ایک بہت بڑے مجمع کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے آٹھ بجے کے قریب بٹالہ پہنچے۔

بٹالہ اسٹیشن

بٹالہ اسٹیشن سے سیالکوٹ تک ایک سیکنڈ کلاس اور ایک تھرڈ کلاس ڈبہ ریزرو کرایا گیا تھا۔ بٹالہ اسٹیشن پر جماعت بٹالہ نے شرف نیاز حاصل کیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی محنت و تکلیف اٹھائے بغیر کمال حاصل ہو جائے۔ اس پر حضور نے بڑا لطیف جواب دیا اور بتایا کہ حصول کمال کے لئے مجاہدہ شرط ہے۔ اس قسم کے ذکر و اذکار اور خدام کی ملاقات میں گاڑی کا وقت آ پہنچا۔ دس بجے کے قریب گاڑی نے روانگی کا وسل دیا۔ پلیٹ فارم پر خاصا اژدہام تھا۔ قادیان کی جماعت جو حضور کو اسٹیشن تک چھوڑنے آئی تھی واپس روانہ ہوئی اور چند ہی منٹ کے اندر گاڑی اسٹیشن سے نکل کر آخر ان کی نظر سے غائب ہو گئی اور خدا کا محبوب امرتسر کی طرف روانہ ہوا۔

امرتسر ریلوے اسٹیشن

بٹالہ سے گاڑی روانہ ہو کر درمیانی سٹیشنوں سے گزرتی ہوئی گیارہ بجے کے قریب امرتسر پہنچی۔ گاڑی کے پہنچتے ہی ہر طرف سے لوگ دوڑتے ہوئے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ موافق تو موافق مخالف بھی کھچے چلے آتے تھے حتیٰ کہ جماعت امرتسر کو مصافحہ کرنا مشکل ہو گیا۔ اس مقام پر چند دوستوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہونے کا شرف بھی حاصل کیا۔ جماعت امرتسر نے حضور اور حضور کے خدام کے لئے گاڑی میں ہی کھانا پیش کیا۔ اس دعوت کے لئے انہوں نے حضور سے پہلے ہی منظوری لے رکھی تھی۔ 12 بجے کے قریب گاڑی نے امرتسر اسٹیشن چھوڑا اور بہت سی روحوں کو شوق زیارت میں مضطرب چھوڑ کر آگے نکل گئی۔

اٹاری اسٹیشن

اس دن ریلوے لائن کے اردگرد کے دیہات میں خود بخود ایسی رو چلی ہوئی تھی کہ ہر معمولی اسٹیشن پر زائرین کا ہجوم ہوتا تھا چنانچہ اٹاری اسٹیشن پر بھی غیر معمولی مجمع تھا۔ اٹاری کے احمدی بھائیوں نے اپنے امام کے حضور دودھ پیش کیا اور ساتھ ہی ٹکٹ لے کر خود بھی سوار ہو گئے۔

میاں میر اسٹیشن

ایک بجے کے بعد گاڑی میاں میر اسٹیشن پر پہنچی۔ اٹاری کی جماعت یہاں اتر کر دوسری گاڑی میں واپس ہوئی۔ یہاں بھی بعض مخلصین زیارت سے مشرف ہوئے۔

لاہور اسٹیشن

لاہور ریلوے اسٹیشن پر اس کثرت سے اژدحام تھا کہ وہاں کے پیسہ اخبار کو بھی مخالفت کے باوجود اس کا اعتراف کرنا پڑا۔ حالانکہ بہت سے لوگوں کو اندر آنے سے روکا گیا اور پلیٹ فارم ٹکٹ بھی بند کر دیئے گئے۔ یہاں چونکہ گاڑی کو ذرا زیادہ دیر تک ٹھہرنا تھا اس لئے لاہور کی احمدی جماعت کو ملاقات کا اچھا موقع میسر آیا۔ 2 بجے کے قریب لاہور اسٹیشن کو بھی الوداع کہا۔

گوجرانوالہ اسٹیشن

گاڑی بادامی باغ سے ہوتی ہوئی بالآخر گوجرانوالہ پہنچی۔ یہاں بھی حضور کے استقبال کیلئے کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔ جن کی تعداد سات آٹھ سو سے کم نہ تھی۔ احمدی احباب نے مصافحہ کیا۔ وقت معینہ پر گاڑی گوجرانوالہ سے چل کے گکھڑ آئی۔ اس جگہ بھی پچاس سے زیادہ احباب شوق زیارت میں آئے ہوئے تھے۔ جس ذوق و شوق اور جوش و اخلاص سے یہ لوگ آتے اور گاڑی کی طرف لپکتے اور دوڑتے تھے وہ دیکھنے کی چیز تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد گاڑی وزیر آباد کھڑی ہو گئی۔

وزیر آباد اسٹیشن

وزیر آباد جنکشن ہے جہاں سے سیالکوٹ کی طرف گاڑی جاتی ہے۔ سیالکوٹ یہاں سے قریباً ایک گھنٹہ کی مسافت پر ہے۔ وزیر آباد اسٹیشن پر بھی اس کثرت سے مجمع زائرین موجود تھا کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی تھی کیونکہ مقامی جماعت تو بہت تھوڑی تھی اور حافظ عبدالمنان صاحب جیسے مخالف سلسلہ یہاں موجود تھے مگر اس کے باوجود لوگوں کے اشتیاق کا یہ

عالم تھا کہ جب حضور کی ریزروگاڑیوں کو کاٹ کر سیالکوٹ جانے والی ٹرین کے ساتھ لگانے کے لئے دورنالہ پلکھو کے پل تک لے جانا پڑا تو ریزروگاڑی کے ساتھ ساتھ دونوں طرف مخلوقات دیوانہ وار بھاگتی چلی گئی۔ آخر حضور کی ریزروگاڑیاں سیالکوٹ ٹرین سے لگا دی گئیں اور لوگوں کا ہجوم بدستور رہا۔ وزیرآباد کے احباب جماعت نے حضور اور حضور کے ہمراہیوں کی سوڈاواٹر سے تواضع کی۔ گاڑی کافی دیر ٹھہرنے کے بعد سیالکوٹ کی طرف روانہ ہوگئی چونکہ کثرت مخلوق اور ہجوم میں بہت سے لوگوں کو حضرت اقدس سے مصافحہ کرنے کا شرف نہ مل سکا۔ اسلئے اکثر احباب ساتھ ہی گاڑی میں سوار ہو گئے اور سیالکوٹ اور وزیرآباد کے درمیان اسٹیشنوں پر جہاں جہاں جس کو موقع ملا اس سعادت سے بہرہ اندوز ہوا۔

سیالکوٹ میں ورود

آخر گاڑی سوہدرہ اور دوسرے اسٹیشنوں سے ہوتی ہوئی سیالکوٹ اسٹیشن پر چھ بجے کے بعد پہنچی جب کہ آفتاب غروب ہو چکا تھا اور تاریکی اپنا اثر سطح زمین پر ڈال رہی تھی۔ ایسے وقت میں لوگوں کا اسٹیشن پر پہنچنا بڑا مشکل تھا اور اسی لئے جماعت سیالکوٹ نے صبح کی گاڑی کا پروگرام تجویز کیا تھا۔ سیالکوٹ کے علماء ایک ہفتہ سے وعظ کر رہے تھے کہ کوئی شخص مرزا صاحب کو دیکھنے کے لئے اسٹیشن پر نہ جائے ورنہ اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی لیکن ان مخالفتوں اور سراسر ناموافق حالات کے باوجود سیالکوٹ کے لوگ ایسے کھنچے گئے کہ رک سکتے ہی نہیں تھے۔ جس طرف نظر جاتی تھی آدمی ہی آدمی دکھائی دیتے تھے جو حضرت اقدس کے جذب وکشش اور راستبازی اور حقانیت کا ایک عظیم الشان ثبوت تھا۔ اسٹیشن پر اس قدر انبوہ تھا کہ اگر مقامی حکام اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی طرف سے امن کا تسلی بخش انتظام نہ کیا جاتا تو کئی حوادث کا ہونا، بالکل ممکن تھا۔ آنریری مجسٹریٹ سیالکوٹ سردار محمد یوسف صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق تھے کہ وہ ہمہ تن انتظام میں مصروف رہے۔ مقامی جماعت نے اس پلیٹ فارم پر جہاں ریزروگاڑیاں کھڑی ہوئیں۔ (اور جو احاطہ اسٹیشن کے دوسری طرف سرائے مہاراجہ صاحب جموں وکشمیر کے متصل لب سڑک واقع ہے) روشنی کا عمدہ انتظام کر رکھا تھا۔ حضور کی آمد پر بطور خیر مقدم مہتابیاں بھی چھوڑی گئیں۔

شہر کی طرف روانگی کا نظارہ

پلیٹ فارم کا ریزروگاڑی والا حصہ بالکل خالی کرالیا گیا اور عین گاڑی کے دروازے پر حضور کی سواری کے لئے گاڑی لاکر کھڑی کر دی گئی اور حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان اور دوسرے افراد خاندان جدا جدا گاڑیوں میں سوار ہو گئے اور یہ شاندار جلوس پولیس اور مقامی حکام کے انتظام کے ساتھ شہر کی طرف روانہ ہوا۔ گاڑیوں کے آگے مہتابیاں چھوڑی جاتی تھیں۔ اسٹیشن سے فرودگاہ تک دکانوں، مکانوں کی چھتوں اور بازار میں آدم زاد کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ خدا کا جری ایک کھلی گاڑی میں بیٹھا ہوا اس انبوہ واژدحام میں جارہا تھا اور لوگ اس کے دیدار کے لئے بھاگے جارہے تھے۔ اور یہ عجیب بات تھی کہ بعض لوگ باوجودیکہ وہ مخالف تھے محض زیارت کے لئے یہ کہتے تھے کہ ہم تو مرید ہیں ہمیں نہ ہٹاؤ۔

فرودگاہ

حضور کے قیام کیلئے جناب حکیم میر حسام الدین صاحب کا ایوان تجویز ہوا۔ چنانچہ حضور وہیں فروکش ہوئے۔ یہ وہی محلّہ تھا جس میں حضور انتہائی گمنامی کی حالت میں قریباً چالیس برس پیشتر زمانہ ملازمت کے دوران قیام پذیر رہے۔ حضور کے علاوہ باقی خدام اور مہمانوں کے لئے حکیم صاحب کے محلّہ میں کچھ ایسے انداز سے ملتے جلتے مکان خالی کرائے گئے تھے کہ وہ سارا محلّہ جہاں یہ مہمان فروکش تھے ایک محلّہ کی بجائے ایک ہی مکان کا حکم رکھتا تھا۔

جماعت سیالکوٹ کی وسیع پیمانے پر مہمان نوازی

اس موقعہ پر جماعت سیالکوٹ نے حضور کے اس تاریخی سفر کے موقعہ پر مہمانوں کی آمد کا اندازہ کرکے بڑے وسیع پیمانے پر مہمان نوازی کا انتظام کر رکھا تھا اور حضور اور حضور کے مہمانوں کی تواضع، دل جوئی اور آرام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ انہوں نے اپنے گھر مہمانوں کے لئے خالی کر دیئے۔ ہر مکان میں ضروری سامان پہلے سے مہیا کر دیا۔ کوئی کمرہ یا کوٹھری ایسی نہ تھی جس میں روشنی اور پانی کا کافی انتظام نہ ہو۔ بیماروں کے لئے الگ کھانا تیار ہوتا تھا۔ بازار میں عطاروں کی دکانیں مخصوص کر دی تھیں جہاں سے مریض ہر وقت جو دوا چاہیں مفت لے سکتے تھے۔ حضور کے تشریف لاتے ہی مہمانوں کی کثرت بڑھتی گئی اور ہر آنے والی ٹرین مہمانوں کی ایک معقول تعداد لانے کا موجب بن رہی تھی مگر اہل سیالکوٹ کی میزبانی میں کوئی فرق نہیں آیا وہ برابر اھلاً وسھلاً ومرحبا کہنے کو تیار تھے۔

28ر اکتوبر 1904ء

28ر اکتوبر کو جمعہ تھا اس دن لوگ نہایت کثرت سے اس (بیت) میں جو حضور کی فرودگاہ سے بالکل ملی ہوئی تھی اور میر حکیم حسام الدین صاحب کی بیت کہلاتی ہے وقت مقررہ سے پہلے ہی جمع ہو گئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے (جو کئی دن قبل ہی سیالکوٹ میں تشریف لے آئے تھے) سورۃ جمعہ پر خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ کے بعد بہت سے احباب نے بیعت کی۔ یہ ناممکن تھا کہ سب لوگ حضور کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرتے اس لئے بارہ پگڑیاں مختلف سمتوں میں ڈال دی گئیں۔ اس طرح مختلف جماعتوں نے بیعت توبہ کی۔ بیعت کے بعد حضور نے ایک پرجذب وتاثیر تقریر فرمائی جس میں حضور نے بیش قیمت نصائح فرمائیں اور اپنے دعویٰ کی صداقت پر روشنی ڈالی۔

31ر اکتوبر

31ر اکتوبر کو تجویز ہوئی کہ حضور کی طرف سے دین پر ایک پبلک لیکچر دیا جاوے۔ حضور کی غرض ومقصد زندگی احیائے دین ہی تھا۔ چنانچہ حضور نے ضعف اور دورہ مرض کے باوجود یہ امر پسند فرمایا اور 2ر نومبر 1904ء کو یہ لیکچر دیا جانا تجویز ہوا۔ دو تین دن کے قلیل عرصہ میں لیکچر کا تیار کرنا آسان امر نہیں تھا لیکن خدا کی تائید اور نصرت جس شخص کے شامل حال ہو وہ سب تکلیفوں اور مشکلات پر فتح پالیتا ہے۔

2ر نومبر 1904ء

حضور نے 31ر اکتوبر کی دوپہر کے بعد لیکچر لکھا اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ 2ر نومبر کو یہ لیکچر چھپ بھی گیا۔ اس طرح لیکچر کی تیاری میں صرف ایک ہی دن صرف ہوا۔ لیکچر کے متعلق حکیم حسام الدین صاحب چوہدری محمد سلطان صاحب میونسپل کمشنر، آغا محمد باقر خان صاحب آنریری مجسٹریٹ، چوہدری نصراللہ خاں صاحب پلیڈر چوہدری محمد امین صاحب پلیڈر کی طرف سے ایک اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ اور اس میں پبلک کو اطلاع دی گئی تھی کہ "یہ لیکچر 2ر نومبر 1904ء کو بدھ کے دن صبح سات بجے بمقام سیالکوٹ سرائے مہاراجہ صاحب بہادر والی جموں وکشمیر سنایا جائے گا۔ مولوی عبدالکریم صاحب اس لیکچر کو پڑھ کر سنائیں گے اور حضرت میرزا صاحب خود بھی تشریف فرما ہوں گے سامعین کو چاہئے کہ ٹھیک وقت پر تشریف لاویں۔ کسی صاحب کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ نہایت متانت اور خاموشی سے لیکچر کو سننا ہوگا"۔

سیالکوٹ میں لیکچر

2 نومبر کو حضور نے لیکچر سیالکوٹ جلسہ میں ارشاد فرمایا: یکم نومبر کی شام کو لیکچر گاہ (یعنی مہاراجہ جموں وکشمیر کی وسیع سرائے متصل ریلوے اسٹیشن سیالکوٹ) میں شامیانوں کا انتظام کیا گیا اور دریوں کا فرش بچھایا گیا۔ اور کرسیاں رکھی گئیں۔ دراصل لیکچر کے لئے پہلے اسی محلّہ میں جہاں حضور فروکش تھے ایک خالی میدان تجویز ہوا تھا مگر وہ ناکافی تھا۔ اس لئے سب سامان وہاں سے اکھاڑ کر دوسری جگہ لے جایا گیا اور لیکچر گاہ راتوں رات تمام ضروری سامان سے آراستہ کر دی گئی۔ لوگوں کو جگہ نہ ملنے کا اس قدر خیال تھا کہ بہت سے لوگ تو رات ہی کو وہاں سوئے اور اکثر علی الصبح اٹھ کر فجر کی نماز سے بھی پہلے وہاں جا پہنچے۔

دوسری طرف مخالف علماء نے لوگوں کو لیکچر میں شامل ہونے سے روکنے کی یہ صورت کی کہ 2ر نومبر کی صبح کو چھ بجے سے یعنی حضور کے لیکچر سے ایک گھنٹہ قبل ہی شہر کے چار مختلف مقامات پر مجالس وعظ شروع کر دیں اور قبل از وقت ان مجالس کا اعلان بھی بذریعہ اشتہار کر دیا۔ اس منصوبے کا اثر بالکل الٹا پڑا اور سوائے بعض متعصب مخالفوں کے جو علماء کی تقریروں میں بیٹھے رہے سیالکوٹ کے عوام اس طرح جوق در جوق لیکچر گاہ میں پہنچے کہ خدائی تائید ونصرت کا ایک ایمان افروز منظر آنکھوں کے سامنے آ گیا۔

حضرت اقدس جلسہ گاہ میں

الغرض حضرت اقدس کا جلوس اسی شان سے گزرتا ہوا بالآخر لیکچر گاہ تک پہنچا جہاں شہر کے ہر مذہب وملت کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں آپ کیلئے چشم براہ تھے۔ حضور جب جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو لوگوں میں ایک عجیب اضطراب اور کشمکش پیدا ہوگئی۔ ہر شخص اس کوشش میں تھا کہ میں ایسی جگہ بیٹھوں جہاں سے خدائے تعالیٰ کے برگزیدہ مامور اور معزز لیکچر پڑھنے والے کو دیکھ سکوں۔ شامیانوں کے نیچے دریوں کا فرش تھا۔ جس کے تین طرف معززین شہر کے لئے کرسیاں بچھی تھیں۔ اور حضور کی کرسی لکڑی کے ایک پلیٹ فارم پر تھی جہاں سے لوگ اطمینان سے زیارت کر سکتے تھے حضور اس وقت سرخ جبہ میں جلوہ افروز تھے۔ حضور کا نورانی اور خدانما چہرہ غض بصر کا عملی سبق دینے والی آنکھیں سامعین کو اپنی طرف خصوصیت سے متوجہ کر رہی تھیں۔ حضور کے ساتھ ہی ایک کرسی پر حضرت مولوی نورالدین صاحب اور دوسری کرسی پر ایک میز کے سامنے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب تشریف فرما تھے۔

چاروں طرف قدرتی طور پر سناٹا اور خاموشی طاری تھی کہ جناب مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹرایٹ لاء نے جلسہ کی صدارت کے لئے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا نام پیش کیا جو متفقہ طور پر منظور ہوا۔ اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ ابتداء حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک مختصر مگر نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ دنیا میں بہت سے جلسے ہوتے ہیں بعض ملکی اور سیاسی نوعیت کے ہوتے ہیں اور بعض میں کسی خاص قوم کی اصلاح کے لئے غور کیا جاتا ہے مگر آج کا جلسہ ان سب سے ممتاز ہے کیونکہ اس میں ایک ایسے شخص کا کلام پیش کیا جارہا ہے جو کہتا ہے کہ میں خداتعالیٰ کی طرف سے مامور ہوکر آیا ہوں اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو سننے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

اس افتتاحی تقریر کے بعد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں قرآن مجید کی چند آیات تبرکاً تلاوت کیں۔ پھر حضور کے مطبوعہ لیکچر کو پڑھنا شروع کیا۔

حضرت مسیح موعود کی روح پرور تقریر کے بعد حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس کے بعد جلسہ ختم ہوگیا لیکن لوگ کچھ ایسے اطمینان خاطر سے بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ اٹھنا ہی نہیں چاہتے تھے کہ کچھ اور سنایا جائے۔ منتظمین نے نہایت عمدگی کے ساتھ راستہ کر کے حضرت مسیح موعود کو

باقی صفحہ 6 پر

حقائق الاشیاء

(14)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

ایڈز کی پیشگوئی اور اس سے حقیقی بچاؤ

حضور انور کی مجلس عرفان میں سوال ہوا کہ حضرت مسیح موعود نے عیسائی ممالک میں ایڈز کی پیشگوئی کی تھی- یہ سن کر جو لوگ احمدیت میں داخل ہونگے کیا وہ اس کے جراثیم سے بچ جائیں گے-

حضور انور نے فرمایا کہ :-

حضرت مسیح موعود نے AIDS کے متعلق ایڈز کا نام لئے بغیر بات کہی ہے- جو اس بیماری پر صادق آتی دکھائی دے رہی ہے- وہ یہ تھی کہ جب گزشتہ صدی میں حضرت مسیح موعود نے طاعون کی پیشگوئی کی ہے- اور طاعون پھیلی ہے- اور اس کے مطابق اس نے احمدیوں اور نہ ماننے والوں میں تفریق کر کے دکھائی- اور کثرت سے اس کے نتیجہ میں گاؤں کے گاؤں پنجاب میں احمدی ہوئے اور پھر وہ اس پر قائم رہے- یہ ایک لمبی کہانی ہے- لیکن جب وہ طاعون کا دور ختم ہو گیا- تو اپنے وصال سے ایک سال پہلے یعنی 1907ء میں آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ آئندہ کسی زمانے میں عیسائی ملکوں میں (یورپ کا آپ نے نام نہیں لیا) بلکہ فرمایا عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی- یہ نہیں فرمایا کہ طاعون پھیلے گی بلکہ فرمایا ایک قسم کی طاعون پھیلے گی- اور وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہوگا- تو آج کل جو AIDS کی بیماری نکلی ہے- یہ افریقہ سے شروع ہوئی ہے- اور افریقہ کے اس حصہ سے جو عیسائی ہے- اور یوگنڈا کا جنوبی حصہ جو زیادہ عیسائی ہے- وہاں اس نے خوب زور مارا ہوا ہے- اور دیگر ممالک افریقہ میں بھی ہے-

لیکن عجیب بات ہے کہ مسلمان علاقے خدا کے فضل سے اس سے بالعموم محفوظ ہیں- اس لئے یہ پیشگوئی تو بڑی شان سے پوری ہوئی ہے- اور اس کے بعد پھر یورپ میں آ گئی اور پھر امریکہ چلی گئی اور ہوسکتا ہے امریکہ افریقہ کو پیچھے چھوڑ جائے- اور جو ایڈز وہ دوسروں کو دیتے تھے کہیں ان کو نہ پڑ جائے- کیونکہ جتنی بدکاری امریکہ میں ہے دنیا کے کسی دوسرے حصہ میں شائد اتنی نہ ہو-

سچی توبہ و استغفار سے بچاؤ

یہ پس منظر ہے جس کو پوری طرح پیش نظر رکھنا چاہئے جس کی روشنی میں یہ سوال اٹھتا ہے جو اٹھایا گیا ہے- اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحم کی تقدیر بالعموم اور مغفرت کی تقدیر یعنی معافی اور بخشش کی تقدیر بالعموم اس وقت کام کرتی ہے- کہ جب سزا جاری نہ ہو چکی ہو- جب سزا ل جائے تو پھر معافیوں کا سوال نہیں رہا کرتا- چنانچہ جب فرعون نے ڈوبتے ہوئے کہا کہ میں اب ایمان لاتا ہوں تو جواب تھا کہ اب کون سا وقت ہے- اب ایمان لاتے ہو- اگر بدن کی خاطر ڈرتے ہو تو ہم تمہارا بدن بچالیں گے- لیکن اس لئے کہ دنیا کے سامنے عبرت بنے- لیکن اس وقت معافی کا وقت نہیں رہا- ہم نے تمہیں پکڑ لیا ہے- اس لئے جس کو ایک دفعہ ایڈز کے داخل ہونے کے بعد پکڑ لے- اس کے متعلق یہ خیال کر لینا- کہ اس وقت کہے کہ میں احمدی ہوتا ہوں اور ایک دم بچ جائے- یہ تو ایک لطیفہ بن جائے گا- اور مذہب کے ساتھ تمسخر ہو جائے گا- اس لئے ہرگز کسی کو یہ غلط تاثر نہ ہونے دیں-

ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی کے اندر سچا استغفار بھی پیدا ہو اور وہ گریہ وزاری کرے- ایمان کامل ہو اور دوسرے لوگ اس کے لئے دعا کریں تو یہ ناممکن نہیں کہ اس کو یہ بیماری لگ چکنے کے بعد خدا کی تقدیر اس سے بچا کر نکال لے اور ایڈز کے جراثیم کو مزید اس کے اوپر ظلم کرنے کی اجازت نہ ملے-

طاعون سے اعجازی شفا

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے آپ کی پیشگوئی یہ نہیں تھی کہ کسی احمدی کو طاعون نہیں ہوگا بلکہ آپ نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ بعض احمدیوں کو بھی ہو جائے کیونکہ یہ وبائی مرض ہے- اس سے کلیتاً پوری قوم نجات نہیں پاسکتی- اور یہ بہت پہلے ہی آپ نے لکھ دیا تھا- لیکن خدا تعالیٰ ایک احمدی اور غیر احمدی میں اتنی تفریق کر کے دکھائے گا کہ دشمن بھی دیکھ لے گا کہ ہاں فرق ہو گیا ہے کہ اتفاقاً کسی اکا دکا احمدی کو ہو جانا اس کی مناہی آپ نے نہیں کی تھی- یہ بھی وضاحت اچھی طرح ہو جانی چاہئے کیونکہ بعض دفعہ احمدی نوجوان غلطی سے چیلنج دے بیٹھتے ہیں کہ بتاؤ ایک کو بھی نہیں ہوئی تو وہ احمدی رسائل سے ثابت کر دیتے ہیں کہ دیکھو فلاں کو ہوئی فلاں کو ہوئی وغیرہ اس لئے صحیح بات آپ کو معلوم ہونی چاہئے-

لیکن خدا نے ایسی صورت میں بھی حیرت انگیز اعجازی نشان دکھائے ہوئے ہیں- حضرت مسیح موعود نے جو نشان بیان فرمائے ہیں- ان میں ایک یہ بھی ہے- کہ مولوی محمد علی صاحب کو طاعون کے دنوں میں شدید بخار ہوا اور بالکل طاعون کی گلٹی کی طرح ویسی بغل میں گلٹی بھی نمودار ہو گئی- اور ساری علامتیں طاعون کی تھیں- اور مولوی محمد علی صاحب بے قراری سے بار بار کہتے تھے کہ مجھے طاعون ہو گئی ہے اور میں مرا حضرت مسیح موعود کو دعا کیلئے بلایا گیا- تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے خدا سے دعا کی کہ اے خدا کلیتاً تو ہر شخص تو محفوظ نہیں ہوسکتا- لیکن اس شخص کو طاعون ہوا اور اس سے یہ مر گیا تو میری بڑی تضحیک ہو گی- دشمن کہے گا- کہ میرا ماننے والا میرے گھر میں بسنے والا میرا ایک قریبی نائب مولوی ایسی مرض سے مارا گیا- اس لئے مجھے پتہ نہیں اس کو کیا ہے- لیکن میری درخواست ہے کہ اسے اچھا کر دے-

یہ دعا کر کے جب ہاتھ لگایا تو مولوی صاحب کا بدن اسی طرح ٹھنڈا تھا جس طرح ایک صحت مند آدمی کا ٹھنڈا ہو اور بخار کا نشان بھی نہ رہا- اس وجہ سے میں یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح پہلے طاعون کے جراثیم ایسے مہلک تھے جس سے بچنے کے لئے اعجازی نشان کے بغیر شفاء کا کوئی سوال ہی نہ تھا- اسی طرح اس ایڈز کی حالت بھی چاہے جیسی ہو- خدا تعالیٰ کی تقدیر میں ہے- اس کے قبضہ قدرت میں ہے کہ اگر کوئی توجہ کرنے والا استغفار کرے اور بھی کوئی اس کے لئے درد دل سے دعا کرے تو خدا اسے قبولیت دعا کا نشان عطا فرمائے- اور لگی ہوئی ایڈز بھی ہٹ جائے- کیونکہ طاعون کے بارہ میں ہمارا سابقہ تجربہ یہی ہے کہ لگا ہوا مرض بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے غائب ہو جایا کرتا تھا- اور ایک سے زیادہ مرتبہ ایسا ہو چکا ہے-

آخر میں دوبارہ تاکید کرتا ہوں کہ بعض احمدی نوجوان چونکہ اس پیشگوئی کو پڑھتے ہیں- ان کی طبیعت میں جوش آتا ہے- اور دعوت الی اللہ کے فوائد کی خاطر وہ لوگوں میں ایسی باتیں مشہور کر دیتے ہیں جو درست نہیں ہیں- اس سے لوگوں کو بھی نقصان ہے- اور آپ کو بھی اور جماعت کو بھی نقصان ہے غلط باتیں کر کے شرمندہ ہونے والی بات ہے-

(روزنامہ الفضل 10- اپریل 1998ء)

ماحولیاتی آلودگی اور دینی راہنمائی

حضور انور سے سوال کیا گیا کہ موجودہ زمانے میں ماحولیاتی آلودگی کے بارہ میں بہت تشویش ہے کہ پانی اور فضا آلودہ ہو گئی ہے اس کی روک تھام کے بارہ میں دینی تعلیم ہماری کیا راہنمائی کرتی ہے-

حضور انور نے فرمایا کہ :-

ہمارے مذہب میں جتنا نفاست پر زور دیا گیا ہے- غذائی پاکیزگی پر زور دیا گیا ہے وہ ایک تو عمومی نصیحت ہے ہماری دینی تعلیم میں یہ بات داخل ہے اس کو سمجھانے کے لئے وقت چاہئے جب میں جرمنی گیا تھا اس وقت بھی کئی لوگوں نے کیا تھا- ہماری ایک میٹنگ میں ان کے نمائندے آئے ہوئے تھے ان کو تو میں نے بتایا تھا کہ دیکھو جو روزمرہ کا رہن سہن ہے اس کا فضائی آلودگی سے بڑا گہرا تعلق ہے- ہمارے ہاں شراب نوشی یا عیاشی کے جو دوسرے سامان ہیں ان کو براہ راست فضائی آلودگی کے تعلق میں باندھا ہی نہیں جاتا- یہ اپنی جگہ ہے وہ اپنی جگہ ہے- حالانکہ فضائی آلودگی کا سب سے بڑا فیکٹر Factor ہی انڈسٹری ہے- اور Over Industrialization جو ہے- اس کو کنٹرول کئے بغیر فضائی آلودگی ٹھیک ہو ہی نہیں سکتی- Over Industrialization معیار بڑھانے سے بھی نہیں ٹھیک ہوگی معیار گرانے سے ٹھیک ہوگی- کوئی ملک ایسا نہیں ہے جس کی سیاسی پارٹی اتنا اعلیٰ اخلاقی معیار رکھتی ہو کہ وہ یہ منشور لے کر چلے کہ ہم نے جو مصنوعی معیار بنائے ہوئے ہیں ہمیں اس کو گرانا پڑے گا- اور پھر اس بارے میں اگر وہ افریقہ کی بات کر دے تو پھر ختم- یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے اور یہ امر واقعہ ہے کہ یہ جو آلودگی ان کو یہاں بری لگتی ہے وہاں بری نہیں لگتی ہے- چنانچہ اپنے آپ مصنوعی طور پر اونچے کہلانے کیلئے چھوٹے معیاروں کو قائم رکھنے کی خاطر اور انٹرنیشنل تجارتوں میں فوائد حاصل کرنے کی خاطر یہ بھی اپنی مصنوعات میں اور صنعتی سرگرمیوں میں کوئی کمی نہیں کریں گے زیادہ سے زیادہ ایک فائدہ ہو رہا ہے کہ انڈسٹری کا جو ویسٹ Waste میٹیریل ہے اس کو ٹھکانے لگانے کی طرف زیادہ توجہ ہو گئی ہے یہ باتیں وقتاً فوقتاً اٹھتی رہتی ہیں- لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ ہسپین میں ایک British کمپنی ہے اس نے معاہدہ کیا اور اس معاہدے کے تحت ان کا تمام اٹامک فضلہ Wastage جو تھا وہ ہسپین میں کرتا تھا اور اس کام کا بے شمار پیسہ ان کو ملتا تھا- ایک غریب ملک چھوٹا سا فرنچ ملک ہے انہوں نے معاہدہ کر لیا جب لوگوں کو پتہ چلا کہ

اس میں جماعت احمدیہ بھی شامل ہے تو نائیجیریا وغیرہ میں اس کو بہت اچھالا گیا۔ بیٹن کا تو پتہ نہیں۔ لیکن نائیجیریا کو اس کا بہت سخت نقصان پہنچنا تھا۔ پیسے کھا جانے تھے بیٹن والوں نے اور اس سارے علاقے کو تباہ کر دینا تھا۔ اس پر اتنا شور پڑا کہ بالآخر یہ معاہدہ کینسل کرنا پڑا تو یہ Pump کرتے ہیں دوسرے ممالک میں جا کے۔ اس پر کیوں اعتراض نہیں۔ امریکہ نے کیا چالاکی کی ہے۔ اپنی چمنیاں اونچی کر دی ہیں اور ملک مطمئن ہو گیا ہے کہ اب ہمارے ہاں کوئی فضائی آلودگی کا خطرہ نہیں رہا۔ اتنی اونچی کر دی ہیں کہ اوپر کی جو کرنٹس Currents چل رہی ہیں امریکہ سے افریقہ کی طرف یا بعض صورتوں میں جنوبی افریقہ کی طرف وہ لہریں اس کا سارا زہر لے کر افریقہ میں پھینک دیتی ہیں۔ اس طرح افریقہ کی آلودگی بڑھ رہی ہے جنوبی امریکہ کی آلودگی بڑھ رہی ہے اور باقی ان لہروں کے ذریعے افریقہ میں آلودگی کا پہنچ جانا یہ اس کو جانتے ہیں۔ یہ پوری طرح حساب لگا کر بتایا گیا ہے۔ اس میں کوئی دھوکہ نہیں ان کے ماہرین نے ان کے بنانے سے پہلے بتا دیا تھا۔ یہ اتنی طاقتور لہریں ہیں کہ یہ اس آلودگی کو تمہارے ملک میں نہیں گرنے دیں گی کیونکہ ساری عمر اس کو اٹھائے نہیں پھر سکتیں اس لئے اتنے دور کے ملک میں جا کر وہاں ختم ہو جائیں گی اور یہ طے شدہ حقیقت ہے۔ تو جہاں تک آلودگی کا تعلق ہے۔ اس پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔ اصل میں ان کی اخلاقی اقدار ہیں نہیں۔ اور اگر ہیں تو قومی حوالے چلتے ہیں اس کو اگر آپ جب تک وسیع دائرے میں نہیں دیکھیں تو مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اب دیکھیں قازقستان میں روس نے ان کی ڈیزال جھیل کا ستیاناس کر دیا ہے۔ اور یہ جھیل بیچاری جو کسی زمانے میں چھوٹی سی تھی۔ اس میں سبزہ بھی تھا اس علاقے کو اس سے بہت سے فوائد حاصل تھے۔ وہاں مسلسل انڈسٹریل ویسٹ ڈمپ کی وجہ سے یہ صورت بن گئی ہے۔ اور کچھ دریا کا رخ موڑ کر کپاس پیدا کرنے کی خاطر اس جھیل کو نہایت گندہ اور کھاری پانی بنا دیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے سارا ارد گرد کا ماحول آلودہ ہو گیا ہے۔ یہ سارے دراصل خودغرضی کے نتائج ہیں۔

(روزنامہ الفضل 11۔ اپریل 1998ء)

بقیہ صفحہ 4

گاڑی میں سوار کرایا کیونکہ ہزاروں ہزار آدمی موجود تھے اور شوق زیارت میں ہر ایک آگے بڑھتا تھا۔

حضرت اقدس کی گاڑی جب بازار سے مکان کو واپس آئی تو پھر وہی پہلا سا ذوق وشوق عوام میں موجزن تھا۔

4,3 نومبر 1904ء

چونکہ 3 نومبر کو حضرت اقدس کی تاریخ روانگی مقرر تھی اس لئے بیعت کرنے والوں میں جوش ارادت انتہاء کو پہنچ گیا اور وہ کثرت سے حضور کی بیعت میں شامل ہوئے۔ کئی بار بیعت ہوئی اور حضور حسب معمول بیعت کے بعد لوگوں کو نصائح فرماتے رہے۔

کہ ''اس بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا کی محبت میں ذوق وشوق پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں''۔ بیعت کا سلسلہ حضور کی روانگی تک برابر جاری رہا۔ سیالکوٹ کی جماعت کے لئے حضرت اقدس کی جدائی شاق تھی مگر مجبور تھے۔

3 نومبر کو جماعت سیالکوٹ نے 10 بجے تک کل مہمانوں کو کھانا کھلا کر فارغ کر دیا اور رخت سفر بندھنے لگا۔ سب سے پہلے مستورات کو حضرت میر ناصر نواب صاحب کے زیر انتظام اسٹیشن پر پہنچا دیا گیا۔ حضرت اقدس بارہ بجے کے قریب باہر تشریف لائے اس وقت بھی زائرین کے اشتیاق کی وہی کیفیت تھی جو پہلے سے طاری تھی۔ جیسے شمع پر پروانے گرتے ہیں اس طرح مخلوق گرتی تھی۔ میاں نیاز علی کی درخواست پر حضور دوبارہ ان کے گھر کو برکت دینے کے لئے تشریف لے گئے اور پھر گاڑی پر سوار ہو گئے اور جلوس کی شکل میں پوری شان کے ساتھ اسٹیشن تک پہنچے اور حضور ایک ریزرو گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور دوسرے خدام دوسری گاڑی میں بیٹھے۔ حضور کے الوداع کے لئے اسٹیشن پر زائرین کا بہت بڑا مجمع موجود تھا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35607 میں ڈاکٹر مہ جبین طارق زوجہ طارق جاوید قوم آرائیں پیشہ ڈاکٹری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 200 گرام مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ڈاکٹر مہ جبین طارق زوجہ طارق جاوید فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 طارق جاوید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نعمت اللہ قریشی ولد عطاء اللہ فیصل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 35608 میں بشریٰ الحیٰ خان بنت ملک تبسم مقصود خان قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیوس روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ الحیٰ بنت ملک تبسم مقصود خان ڈیوس روڈ لاہور گواہ شد نمبر 1 ملک تبسم مقصود خان والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک مقصود احمد خان ولد ایس اے محمود ڈیوس روڈ لاہور

مسل نمبر 35609 میں شبانہ سجاد زوجہ سجاد احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/35000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شبانہ سجاد زوجہ سجاد احمد خان علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 سجاد احمد خان خاوند موصیہ

مسل نمبر 35610 میں طیبہ خان زوجہ محمد نصر اللہ ناصر قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/5000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/40000 روپے۔ سلائی مشین مالیتی -/1000 روپے۔ نقد رقم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طیبہ خان زوجہ محمد نصر اللہ ناصر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد بھٹی وصیت نمبر 23129 گواہ شد نمبر 2 عبد الحفیظ خالد وصیت نمبر 30592

مسل نمبر 35611 میں ملک نوید احمد ولد ملک نصیر اللہ خان قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک نوید احمد ولد ملک نصر اللہ خان علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 ملک نصیر اللہ خان ولد علی محمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 35612 میں میاں محمد سلیم ولد میاں محمد شفیع قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چراغ کالونی شادباغ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دوکان واقع لوھا مارکیٹ لنڈا بازار مالیتی -/3600000 روپے۔ سکوٹر مالیتی -/15000 روپے۔ پراویڈنٹ فنڈ -/980000 روپے۔ گاڑی مہران ماڈل 1995ء مالیتی -/160000 روپے۔ نقد رقم -/400000 روپے۔ ترکہ والد محترم نقد رقم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میاں محمد سلیم ولد میاں محمد شفیع شاد باغ لاہور گواہ شد نمبر 1 انصر کلیم ولد میاں محمد سلیم شاد باغ لاہور گواہ شد نمبر 2 عرفان فہیم ولد محمد سلیم شاد باغ لاہور

مسل نمبر 35613 میں راشدہ طارق زوجہ پروفیسر محمد رشید طارق قوم ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 11-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/42000 روپے۔ زمین رقبہ 5 مرلے کا نصف حصہ مالیتی -/500000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ راشدہ طارق زوجہ پروفیسر محمد رشید طارق علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 پروفیسر محمد رشید طارق خاوند موصیہ

مسل نمبر 35614 میں صغیرہ شائقہ بیوہ عبدالباری صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ ریٹائرڈ عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 18-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 13 تولے مالیتی -/78000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1300 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صغیرہ شائقہ بیوہ عبدالباری صاحب لاہور گواہ شد نمبر 1 عبدالشافی خان ولد عبدالسلام خان لاہور گواہ شد نمبر 2 بشریٰ احمد بنت عبدالباری صاحب لاہور

مسل نمبر 35615 میں فریحہ منظور زوجہ رانا منظور احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 27-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 28 تولے مالیتی -/196000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فریحہ منظور زوجہ رانا منظور احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 رانا منظور احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 35616 میں سائرہ کلیم زوجہ خواجہ کلیم احمد قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 27-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 40 تولے مالیتی -/280000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سائرہ کلیم زوجہ خواجہ کلیم احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 خواجہ کلیم احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم سید وسیم احمد طاہر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ ذکیہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ محترم سید عزیز احمد شاہ صاحب مرحوم آف جڑانوالہ حال دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 9 جنوری 2004ء بروز جمعۃ المبارک بقضائے الٰہی 65 سال کی عمر میں وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ محترم قریشی محمد حنیف صاحب قمر (سائیکل سیاح) کی بیٹی اور مکرم قریشی محمد سعید صاحب سابق کارکن جامعہ احمدیہ کی چھوٹی بہن تھیں مرحومہ نے چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ نے اپنی آنکھوں کے عطیہ کی وصیت بھی کی ہوئی تھی نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی ٹیم نے ان کی وفات سے چند گھنٹے کے اندر حصول عطیہ چشم کی کارروائی مکمل کی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ اور بعد تدفین قبرستان عام میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مغفرت اور بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد شفیع سلیم پوری صاحب صدر جماعت احمدیہ سلیم پور ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ میرا پوتا یاسر احمد ابن مکرم طاہر احمد صاحب عمر 6 ماہ بخار اور دستوں کی بیماری میں مبتلا ہے۔ احباب سے اس کی کامل شفا کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم منصور احمد پال صاحب (پکوان سنٹر) کی والدہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم گلزار احمد پال صاحب مرحوم دارالنصر شرقی ربوہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور گھر پر ہی آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تلاش گمشدہ

مکرم سید لطیف احمد شاہ صاحب ولد مکرم سید محمد طفیل شاہ صاحب آف شاہ میڈیکوز ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ مارچ 2003ء سے لاپتہ ہیں۔ موصوف ان دنوں اپنے ایک عزیز کے پاس چشمہ بیراج ضلع میانوالی گئے ہوئے تھے۔ وہاں سے لاپتہ ہوئے ہیں۔ تاحال ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو فوری طور پر دفتر نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔

(نظارت امور عامہ)

معلومات درکار ہیں

خاکسار اپنے والد محترم میاں اقبال احمد صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع راجن پور کی سیرت و سوانح کو کتابی صورت میں سمیٹ رہی ہے اس سلسلے میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل امور میں تعاون فرمائیں۔

☆ آپ کی سیرت، سوانح، ایمان افروز واقعات

☆ آپ کے زمانہ طالب علمی خصوصاً قیام ربوہ و کراچی کے دوران واقعات و خدمات کا تذکرہ۔

☆ تصاویر اگر کوئی ہوں تو بعد استعمال شکریہ کے ساتھ بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔

مربیان کرام، عہدیداران اور دیگر خواتین و حضرات جو ان کے بارہ میں کچھ جانتے ہوں خاکسار کو اس ایڈریس پر بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

شیریں ثمر بنت میاں اقبال احمد صاحب مرحوم ایڈووکیٹ راجن پور شہر فون: 688624

E.mail:shirinsamer@yahoo.com

سانحہ ارتحال

مکرم میاں محمد الطاف تنویر صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور عمر 72 سال مورخہ 3 جنوری 2004ء دل کی تکلیف کی وجہ سے انتقال کر گئے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ گراؤنڈ آصف بلاک بیت التوحید میں مکرم ملک نور الٰہی صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ وحدت کالونی نے پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان ہانڈو گوجر میں تدفین کے بعد مکرم عبدالحی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا مکرم وقار احمد صاحب چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ مرحوم بہت ہی ملنسار مہمان نواز اور سلسلہ سے سچی محبت رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد رفیق ورک صاحب (ر) آفیسر M.C.B مدینہ ٹاؤن فیصل آباد لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم اطہر رفیق ورک صاحب و مکرمہ آصفہ اطہر صاحبہ مقیم کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے 29 نومبر 2003ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ جس کا نام "ہانی ورک" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم شریف احمد کلو صاحب مقیم کینیڈا کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک سیرت، درازی عمر، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	14 جنوری	زوال آفتاب	12:17
بدھ	14 جنوری	غروب آفتاب	5:28
جمعرات	15 جنوری	طلوع فجر	5:41
جمعرات	15 جنوری	طلوع آفتاب	7:07

سعودی عرب۔ لیبیا۔ مصر۔ شام اور ایران کی حکومتیں تبدیل ہونی چاہئیں امریکی محکمہ

دفاع برائے حکمت عملی کی سپریم کونسل کے رکن رچرڈ پرل نے سعودی عرب، لیبیا، شام، مصر اور ایران پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہاں حکومتوں میں ردوبدل ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مصر میں ایک آمر حکومت ہے۔ شام کی مدد کے بغیر حزب اللہ اسرائیل کے خلاف کارروائیاں جاری نہیں رکھ سکتی۔ اصلاح پسندوں کی مدد سے ایرانی حکومت بدلنے کی کوشش جاری رہنی چاہئے۔ انہوں نے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تیاری سے متعلق لیبیا کے اعلان پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا۔

جمہوریت مسلط نہیں کی جاسکتی عرب لیگ

کے سیکرٹری جنرل امر موسیٰ نے کہا کہ امریکہ عربوں کے ساتھ حریفانہ رویہ ترک کر کے حقیقی مذاکرات شروع کرے۔ جمہوریت کسی ملک میں باہر سے مسلط نہیں کی جاسکتی۔ دنیا کے بڑے سیاسی کھلاڑیوں کی پالیسیوں کی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں جمہوریت کی طرف سفر میں رکاوٹیں پیش آرہی ہیں۔

ایران میں شدید سیاسی بحران ایران میں انتخابات کے لئے گارڈین کونسل کی جانب سے 2033 اصلاح پسندوں کو نااہل قرار دیئے جانے پر ملک میں شدید سیاسی بحران پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ ایرانی صدر ڈاکٹر محمد خاتمی نے کہا کہ اصلاح پسند پرسکون رہیں۔ اس مسئلے سے قانونی طور پر نمٹا جائے گا۔ ایران کی وزارت داخلہ نے بھی گارڈین کونسل کے فیصلے کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان ثالثی

امریکہ نے کہا ہے کہ وہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ثالثی کا کردار ادا نہیں کرے گا تاہم دونوں ملکوں کے مابین امن اقدامات کیلئے معاونت کا سلسلہ جاری رکھے گا۔

(بقیہ صفحہ 1)

تک جماعت احمدیہ کی خدمات انجام دیں۔ جن میں استاد مدرسۃ البنات ومدرسہ احمدیہ، ناظر مال آمد، پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نمایاں ہیں۔

آپ کے والد صاحب مکرم فرزند علی خان صاحب بطور امام بیت فضل لندن، ناظر امور عامہ وناظر مال قادیان وربوہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب نے روزنامہ الفضل کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں بتایا تھا کہ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بھی دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کو مدرسہ احمدیہ میں تیسری سے پانچویں کلاس تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے کلاس فیلو ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں آپ کے شاگردوں میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مکرم بریگیڈئر (ر) وقیع الزمان خان اور مولانا غلام باری سیف صاحب شامل تھے۔

مورخہ 20 جنوری 1938ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو بلا کر نوجوانوں کو گروپ بنانے اور ایک مخالف ٹریکٹ کا جواب لکھنے کو کہا۔ اس کے بعد حضور نے انتخاب کرانے کا ارشاد فرمایا اور اس تنظیم کا نام خدام الاحمدیہ رکھا۔ اس انتخاب میں مکرم مولوی قمر الدین صاحب کو پہلا صدر اور مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر ستمبر 1987ء کو لندن تشریف لے گئے اور بیلجیئم، ہالینڈ، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کا دورہ کیا۔ ساری زندگی آپ نے وقت کی پابندی اور فرض شناسی سے خدمات سرانجام دیں۔ بطور ناظر مال آمد آپ نے پاکستان بھر کی جملہ جماعتوں میں کئی مرتبہ دورے کئے اور مالی قربانی کی اہمیت، افادیت اور ضرورت پر سیر حاصل تقاریر کیں۔ معمر ہونے کے باوجود آپ نے کبھی ان دوروں میں کمی نہ آنے دی۔

آپ کی اہلیہ مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب احمدی رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 24 نومبر 1988ء کو انتقال کر گئی تھیں۔ آپ حضرت شیخ بابو جمال الدین صاحب (ریلوے انسپکٹر گوجرانوالہ) رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ آپ کے چھ بیٹے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ مکرم ناصر احمد خالد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور، مکرم پروفیسر (ر) منور شمیم خالد صاحب آڈیٹر مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ، مکرم مظفر احمد صاحب خالد کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ، مکرم حامد احمد خالد صاحب امریکہ، مکرم محمود احمد خالد صاحب کینیڈا اور مکرم مسعود احمد خالد صاحب ربوہ۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ سلسلہ کے لئے آپ کی تمام خدمات کو قبول فرمائے۔ آپ کی اولاد کو آپ کے نیک نمونے پر چلنے کی توفیق بخشے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مکڑی

مکڑی کی دنیا میں پچاس ہزار سے زیادہ اقسام ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی مکڑی چیونٹی کے برابر ہوتی ہے اور اتنی چالاک ہے کہ چیونٹیوں کی بھیڑ میں ان کے ساتھ ہی مل جاتی ہے اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ان کے درمیان کوئی دشمن بھی موجود ہے۔ بس چپکے سے ان میں سے اپنا شکار پکڑتی رہتی ہے۔ بڑی سے بڑی مکڑی کو ٹرنٹولا Tarantula کہا جاتا ہے یہ اتنی بڑی ہوتی ہے کہ چھپکلی۔ چوہے اور پرندے تک کا شکار کرتی ہے اور اتنی زہریلی ہوتی ہے کہ اس کے کاٹنے سے بڑے بڑے جانور اور انسان تک ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اگر ہلاک نہ بھی ہوں تو بچھو سے بڑھ کر اذیت ناک درد ہوتا ہے۔

مکڑی کے شکار کرنے کے طریقے بھی ان گنت ہیں۔ روزانہ ہم گھروں میں اس کو جالا بنتے دیکھتے ہیں یا مکھیوں وغیرہ پر جھپٹتی نظر آتی ہے۔ جالا بننے والا تار اسی موٹائی کے فولاد کے تار سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اور مختلف مکڑیاں مختلف قسم کے ڈیزائن کا جالا بنتی ہیں۔ اس جالے میں دو قسم کے تار استعمال کئے جاتے ہیں ایک خشک اور دوسرا چپکنے والا۔ جن تاروں پر مکڑی چلتی اور بھاگتی ہے وہ خشک ہوتے ہیں اور شکار کو جکڑنے والے تار چپکنے والے ہوتے ہیں۔ جو مکڑی اچھل کر شکار پکڑتی ہے وہ 18 انچ کے فاصلے سے عین شکار کے اوپر جست لگا سکتی ہے۔ ایک اور قسم کی مکڑی جسے Trap- door کا نام دیا گیا ہے سطح زمین پر ایک لمبے سے غبارے کی طرح کا جالا بناتی ہے جو دونوں طرف سے بند ہوتا ہے اور مکڑی اس کے اندر رہتی ہے اس جالے کو گرد وغبار اور گھاس وغیرہ سے چھپا دیا جاتا ہے۔ جونہی کوئی کیڑا مکوڑا اس سے ٹکراتا ہے فوراً جالے میں سے دو تیز لمبے دانت نمودار ہوتے ہیں اور اسے دبوچ لیتے ہیں۔ وہاں جالے میں ایک درز سی پڑ جاتی ہے جس میں سے شکار کو اندر کھینچ لیا جاتا ہے اور پھر فوراً ہی اس درز کو سی دیا جاتا ہے۔ جس طرح مکڑی ایک تار کے ذریعے اوپر سے نیچے لٹک سکتی اور پھر واپس جاسکتی ہے اسی طرح بعض مکڑیاں ایک غبارہ سا بناتی ہیں جس میں ہوا بھر جاتی ہے اور وہ غبارہ ہوا میں اڑنے لگتا ہے جبکہ مکڑی بڑے مزے سے اس کے اوپر سوار ہوتی ہے اس کو Ballooning spider کہا جاتا ہے ایسے غبارے سطح سمندر پر 200 میل اندر تک اور اوپر فضا میں دو ہزار فٹ کی بلندی تک دیکھے گئے ہیں۔

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
☸ ریلوے روڈ 04524-214750
☸ اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
● پرانے کولر اور گیزر ریپیئر اور تبدیل کئے جاتے ہیں۔
● اسپیشل آفر پرانا گیزر 1500 روپے میں ایڈجسٹ کروائیں ● آف سیزن ڈسکاؤنٹ 500 روپے
● نیز بھاری گیج کے گیزر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی فون پر آرڈر بک کروائیں ہمارا نمائندہ آپ کے دروازے پر۔ ٹرانسپورٹ فری۔ ● بعد از فروخت کسی بھی خرابی پر فون کریں شکایت دور
● کولر کا سیزن شروع ہونے سے قبل Less ریٹ پر ایڈوانس بکنگ کا فائدہ اٹھائیں۔
فیکٹری الفضل روم کولر اینڈ گیزر 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5156244-5114822-5118096

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE, PH:5161204